

Q-1
اسلام میں گڈ گورننس احکامات الہی پر مبنی ہے۔
خصوصیات کو واضح کریں؛
جواب:

تعارف:

اسلام میں گڈ گورننس کے اصول احکامات الہی پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دینی دنیاوی تمام معاملات پر انسان کے لیے رہنمائی کے اسباب پیدا کیے ہیں گورننس کو اسلام میں خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ گڈ گورننس کسی بھی مہیاہت میں اسلامی اصولوں کی عکاس ہوتی ہے جس میں اسلامی خصوصیات میں انسان بطور خلیفہ، عدل و انصاف، مساوات، احتساب، شفافیت، شجورائیت اور دیانت داری کے اصول شامل ہیں۔ یہ سب خصوصیات دراصل اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مبنی ہیں جن کو تمام اسلامی خلافت میں عملی جامہ پہنایا گیا۔ سب سے پہلے گڈ گورننس کے اصول دور نبوت میں دیکھنے کو ملتے ہیں اور اس کے بعد خلافت راشدہ میں (انہ) اصولوں کو بہتر میں صورت میں عملی جامہ پہنایا گیا۔ گڈ گورننس ان تمام خصوصیات کی تفصیل درج ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

گورننس کی خصوصیات :

اسلام نظام خلافت
پر یقین رکھنا ہے اور نظام خلافت سے مراد ہے ایک
خلافت، ایک خلیفہ اور ایک قانون جو کہ اللہ کا بیان
کردہ قانون ہے۔ خلافت میں اچھی گورننس کے اصول
درج ذیل ہیں۔

اختیارات بطور اللہ کی امانت :

خلافت میں
گورننس کا پہلا اصول یہ ہے کہ خلیفہ اختیارات کا
استعمال اپنا حق سمجھ کر نہیں بلکہ اللہ کی امانت سمجھ کر
اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق کرے۔
اللہ تعالیٰ ہی اقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے جس نے انسان
کو اپنے خلیفہ کے طور پر مقرر کر کے اسکو گورننس کی
ذمہ داری دی۔ قرآن پاک میں ہے۔

”اور ہم جب ان کو زمین میں اختیار دیتے
ہیں تو ایہ نماز قائم کرتے ہیں اور“

روزے رکھتے ہیں اور اچھی بات کا حکم
دیتے ہیں اور بری بات سے روکتے ہیں“

انسان بطور اللہ کا خلیفہ :

خلافت کے نظام میں
اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ اور نائب بنایا ہے۔
خلیفہ کے معنی ہیں مجھے جلتے والا۔ اسلامی ریاست
میں خلیفہ اللہ کے احکامات کو سمجھ جلتا ہے اور

اللہ تعالیٰ نے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق ریاست
میں گڈ گورننس کو فروغ دیتا ہے۔

مفہوم : اللہ تعالیٰ نے فرشتوں
سے فرمایا کہ میں زمین میں
اپنا نائب اور خلیفہ بھیج رہا ہوں تو

فرشتوں نے جواب دیا کہ انسان
دنیا میں فساد پیدا کرتے گا جبکہ
ہم تیری بندگی کرتے ہیں جس پر
اللہ نے فرمایا : تم وہ نہیں
جانتے جو میں جانتا ہوں۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ:

ہم نے دنیا میں انسان کو اپنا نائب
بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے لیے کئی شرائط بھی بتائیں
کی ہیں کیونکہ خلیفہ کی ذمہ داری بہت اہم ہے

خلیفہ کے لیے شرائط :

ہمارا آئین بھی خلیفہ یعنی ملک کے سربراہ کے لیے
آرٹیکل 24 میں کئی خصوصیات بیان کرتا ہے جو کہ
قرآن و احادیث کی روشنی میں بنائی گئی ہیں۔
یہ خصوصیات خلیفہ میں موجود ہونا بہت ضروری
ہے اور ان کو پورا نہ کرنے پر خلیفہ کے لیے پوائنٹ

- نہیں کیا جاسکتا۔ یہ خصوصیات درج ذیل ہیں۔
- 1۔ صاحب ایمان اور صاحب کردار ہوتا۔
 - 2۔ عمل صالح کرنا۔
 - 3۔ دین کی حمد و ثناء کا جذبہ ہونا۔
 - 4۔ دین کی تعلیمات کا علم ہونا۔
 - 5۔ امین اور دیانت دار ہونا۔

• عدل و انصاف :

اسلام کے گڈ گورننس کے اصولوں میں عدل و انصاف کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کو پسند کرتا ہے۔ سورہ المائدہ میں ہے۔

”بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور حسن سلوک کو پسند کرتا ہے“

اسلام میں گڈ گورننس کے اصولوں میں عدل و انصاف کو خاص اہمیت اس لیے بھی حاصل ہے کیونکہ عدل و انصاف کے بغیر معاشرہ انتشار کا شکار ہو جاتا ہے اور لوگ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں۔

• مساوات :

اسلام مساوات کی اہمیت پر بہت زور دیتا ہے اور اسلامی گورننس کے اصولوں میں اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے لیے معاشرے میں مساوات کے اصولوں کو ضروری دینا ضروری قرار دیا ہے تاکہ معاشرہ انتشار سے بچ

سکے۔ قرآن پاک میں ہے۔

”اور اللہ کے لیے انصاف کے معاملے میں
شاید بن جاؤ اور اس بات کا خاص خیال
رکھو کہ کسی بھی قوم سے تمہاری ذاتی
مخالفت نہیں اس کے ساتھ انصاف کرنے
سے نہ روئے“

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ:

”عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے“

خطبہ حجۃ الوداع انسانی مساوات کی اہمیت کی بہت
بڑی مثال ہے۔

شوائب:

اسلام میں گڑ گورنمنٹ کے اصولوں میں
مشورائیت اہم ہے کیونکہ شوائبیت سب کو شامل
فرمایا کرتی ہے اور ان کے حقوق رائے دہی کو یقینی بناتی
ہے۔ پھر اسلام میں شوائبیت کی اہمیت کا اندازہ اس
بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن نے فرمایا:

اے نبیؐ معاملات میں آپس میں ان سے
مشورہ لیا کریں۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔

"میں رتے نبی سے زیادہ مشورہ کرتے
ہوئے کسی کو نہیں دیکھا"

احتساب :

اسلام میں گڈ گورننس کے اصولوں میں
احتساب بہت اہم ہے۔ اسلام کا احتسابی نظام
تمام ان لوگوں پر لاگو ہوتا ہے جو کسی بھی طرح سے
حکومت کا حصہ ہوتے تھے۔ خلفہ راشدین کے دور
میں تمام عمال کے لیے اصول مقرر کیے گئے تھے اور
ان کے سال پر سخت تفرقہ رکھی جاتی تھی تاکہ کسی قسم
کی بد عنوانی نہ ہو سکے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں خاص طور پر ہدایات
تھیں کہ عمال ایبرانی گھوڑے پر سوار نہیں ہوں
گے، دربان نہیں رکھیں گے، باریک شہ پر نہیں
بہنیں گے۔

نیز عوام کے ساتھ ساتھ سرکاری عہدے داروں کا بھی
سخت احتساب ہوتا تھا۔

شفافیت :

اسلامی گڈ گورننس کی خصوصیات میں ایک
شفافیت ہے۔ خلیفہ پر لازم ہے کہ وہ ملک میں
ہونے والے تمام اقدامات کو شفاف بنا لیں اور
عہدے داروں کے مال کی تفصیل اور ان سے متعلق
تفصیل شفافیت سے کریں۔ قرآن پاک میں
ہے۔

اور جب تم کوئی معاہدے کرو تو ان کو
لکھ لیا کرو۔

حاصل نکتہ :

اسلام میں گورنمنٹ کے اصول
احکام الہی پر مبنی ہیں اور اس کی تمام خصوصیات
کا تقاضا معاشرے میں کروانا عینہ کی ذمہ داری
ہے، ان خصوصیات کے تقاضے نہ صرف سیاسی
نظام بہتر ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں عوام کی
فلاح و بہبود ہوتی ہے جس کے ذریعے کوئی
بھی ریاست فلاحی ریاست بنتی ہے۔

Q-3

اسلام میں احتساب

تعارف :

اسلام میں احتساب سماجی کنٹرول اور
خوشحال معاشرے کی ضمانت دیتا ہے۔ احتساب
سے مراد بنیادی طور پر جو ابدی ہے جو بھی افراد
کسی معاشرے کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ذمہ
دار ہیں اور انتظامی مشینری کا حصہ ہیں وہ لوگوں
کے اس بات کے لئے بھی جوابدہ ہیں کہ ان کے کام
میں تاخیر کیوں ہے یا ان کے اعمال میں کسی قسم
کی بد عنوانی تو نہیں ہے، اسلام میں احتساب
کو اہمیت حاصل ہے کیونکہ اگر معاشرے میں کوئی
احتسابی ادارہ نہ ہو تو معاشرہ صرف طاقتور کے اصولوں
پر چلے اور کمزوروں کو ان کے حقوق نہ ملیں جس سے

معاشرے میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام کا اہم حصہ احتسابی ادارے رہے ہیں یا بعد لوگ مقرر کیے گئے ہیں مختلف ادوار میں جنہوں نے احتسابی سرگرمیاں انجام دیں۔

خلفائے راشدین کے دور میں احتساب کی مثالیں اور سماجی کنٹرول

• خلافتِ صدیقی میں احتساب:

حضرت ابو بکر صدیق

کے دور میں احتساب کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے زکوٰۃ کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے حضرت خالد بن ولیدؓ کو اس کام پر مقرر کیا۔ وہ زکوٰۃ کے منکروں پر سختی کرے اور زکوٰۃ کے نفاذ کے لیے جہاد کریں۔ اس کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عدو تعزیر کے اصول بھی بنائے۔ ایک اہم حد جو آج بھی مقرر ہے وہ شراب پر سختی۔ شرابی کو 40 لڑوں کی سزا مقرر کی گئی۔

• مالک بن نویرہ کا واقعہ:

مالک بن نویرہ منکر زکوٰۃ تھا جسے حضرت خالد بن ولیدؓ نے قتل کر دیا۔ مالک بن نویرہ کے بھائی نے شامی کے ذریعے دھکے کا اظہار کیا کہ بھائی زکوٰۃ دینے پر آمادہ تھا لیکن خالد بن ولیدؓ نے بلاوجہ قتل کر دیا۔ اس بات پر حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی شدید تادیب کی۔ بعض برس کی حالانکہ وہ اپنے کام پر مصروف تھے

• عمل قارومی میں احتساب:

حضرت عمر قاریؓ نے اپنے عہد میں بہت سے نمایاں کارنامے سرانجام دیے آپ نے گورنمنٹ کے تحت سے سنہری اصول نافذ کیے اور عدل و انصاف کے لیے مشہور ہوئے۔
اؤٹ کا نظام احتساب بہت اہمیت کا حامل ہے۔
حضرت عمرؓ عمالی تقرری کے وقت ان کے مال کی ایک فہرست تیار کروا لیتے اور ان پر گہری نظر رکھتے کہ وہ کسی بد عنوانی کا شکار نہ ہوں۔ اس کے علاوہ سفٹی سے تمام عمال کو ہدایات جاری کی جاتیں جو کہ یوں ہیں۔

گے، باریک کیڑے نہیں پھینکے۔ دروازے پر دربان نہیں رکھیں گے۔ فریادی کے لیے گھر کا دروازے کھلے رکھیں گے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں ایک وقت میں کچھ عمال بد عنوانی کا شکار ہو گئے اور آٹ کو غیر ملی جس پر آٹ نے تصدیق کے بعد ان سب عمال کا مال اُدھا کر کے سب مال میں جمع کروا دیا۔
ایک اور موقع پر ایک عامل کے متعلق شکایت ملی کہ وہ باریک کیڑا مینے میں تو آٹ نے ان کو بلا بھیجا جب وہ آٹ نے تو آٹ نے ان کا باریک کیڑا اُتروا کر مالوں کا گھرتا بھنڈا دیا اور بکریاں خیرانہ جنگل میں جانے کا حکم دیا جس پر اس عامل نے زندگی بھرتے

لیے توبہ کرنی -

• حج کے موقع پر احتساب:

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے
اصد موقع پر یہ اعلان کرتے تھے کہ اگر کسی انسان
کو کسی عہدے دار سے کوئی شکایت ہو تو وہ بتائے
تا کہ اس کی باز پرس کی جائے۔
ایک دفعہ ایک شخص کے شکایت کی کہ آٹے کے
مقرر کردہ ایک عامل نے اس کو سنا تو کھوٹے
صارے میں آٹے نے اس شخص سے کہا کہ وہ
اس عامل کو عوام کے سامنے کھوٹے مارے۔ بعد ازاں
حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر سے درخواست کی کہ
یہ محل عمال پر گراں گزرنے لگا جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہما

”ایسا ممکن نہیں ہے کہ میں مجرم سے اس
کے ظلم کا بدلہ نہ لوں“